فون نمبر ۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یومِ جمعہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۸۴	۹ اپریل ۱۹۶۹ء ۲۰ محرم الحرام ۱۳۸۹ھ ۹ شہادت ۱۳۴۸ ہش	جلد ۵۷/۲۲

اخبارِ احمدیہ

--- ربوہ ۱۸ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت کل سے پیٹ میں درد اور پیچش کی تکلیف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین

59

--- محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب (وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید کی طبیعت چند دنوں سے علیل چلی آ رہی ہے۔ احباب ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (حسن محمد خان عارف نائب وکیل التبشیر)

--- کارکنان صدر انجمن احمدیہ کے دینی نصاب کے امتحان کے لئے ۲۵ مئی بروز ہفتہ کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ کارکنان مطلع رہیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

تعلیم الاسلام ہائی سکول میں داخلہ

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا نیا تعلیمی سال ۱۶ اپریل ۱۹۶۹ء سے شروع ہو چکا ہے احباب اپنے بچوں کو اپنے مرکزی سکول میں داخل کروانے کا انتظام کریں تاکہ وہ مرکز کے فیوض سے متمتع ہو سکیں۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طرف سے تسبیح و تحمید اور درود شریف پڑھنے کی بابرکت تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

"میں چاہتا ہوں کہ تمام جماعت کثرت کے ساتھ تسبیح تحمید اور درود پڑھنے والی بن جائے۔ اس طرح پر کہ جماعت کے ہر فرد خواہ مرد ہوں یا عورتیں روزانہ کم از کم دو سو بار یہ تسبیح اور درود پڑھیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا ہے یعنی

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

۱۵ سے ۲۵ سال کی عمر کے ایک سو بار۔ چھ سات سال سے ۱۵ سال تک کے ۳۳ دفعہ اور جن کی عمر ۷ سال سے کم ہے ان کے والدین یا سرپرست ایسا انتظام کریں کہ ان سے دن میں تین دفعہ کم از کم تسبیح اور درود کہلوایا جائے۔ پس جماعت کو چاہیئے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھے اور کم از کم مذکورہ تعداد میں (زیادہ سے زیادہ جس کو جتنی بھی توفیق ملے۔ اس ذکر و درود کو پڑھے۔"

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اور طفیل سے تمام انسانی فضائل کمال کو پہنچے

تمام نیک قوتیں اپنے اپنے کام میں لگ گئیں اور کوئی شاخ فطرتِ انسانی کی بے بار و بر نہ رہی

"یہی ایک بڑی دلیل آنحضرتؐ کی نبوت پر ہے کہ آپؐ ایک ایسے زمانہ میں مبعوث اور تشریف فرما ہوئے جبکہ زمانہ نہایت درجہ ظلمت میں پڑا ہوا تھا اور طبعاً ایک عظیم الشان مصلح کا خواستگار تھا اور پھر آپؐ نے ایسے وقت میں دنیا سے انتقال فرمایا جبکہ لاکھوں انسان شرک اور بت پرستی کو چھوڑ کر توحید اور راہِ راست اختیار کر چکے تھے اور درحقیقت یہ کامل اصلاح آپؐ ہی سے مخصوص تھی کہ آپؐ نے ایک قوم وحشی سیرت اور بہائم خصلت کو انسانی عادات سکھلائیں یا دوسرے لفظوں میں یوں کہیں کہ بہائم کو انسان بنایا اور پھر انسانوں سے تعلیم یافتہ انسان بنایا اور پھر تعلیم یافتہ انسانوں سے باخدا انسان بنایا اور روحانیت کی کیفیت ان میں پھونک دی اور سچے خدا کے ساتھ ان کا تعلق پیدا کر دیا۔ وہ خدا کی راہ میں بکریوں کی طرح ذبح کئے گئے اور چیونٹیوں کی طرح پیروں میں کچلے گئے مگر ایمان کو ہاتھ سے نہ دیا بلکہ ہر ایک مصیبت میں آگے قدم بڑھایا پس بلاشبہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم روحانیت قائم کرنے کے لحاظ سے آدمِ ثانی تھے بلکہ حقیقی آدم وہی تھے جن کے ذریعہ اور طفیل سے تمام انسانی فضائل کمال کو پہنچے اور تمام نیک قوتیں اپنے اپنے کام میں لگ گئیں اور کوئی شاخ فطرتِ انسانی کی بے بار و بر نہ رہی اور ختم نبوت آپؐ پر نہ صرف زمانہ کے تأخر کی وجہ سے ہوا بلکہ اس وجہ سے بھی کہ تمام کمالاتِ نبوت آپؐ پر ختم ہو گئے اور چونکہ آپؐ صفاتِ الٰہیہ کے مظہرِ اتم تھے اس لئے آپؐ کی شریعت صفاتِ جلالیہ و جمالیہ دونوں کی حامل تھی اور آپؐ کے دو نام محمد اور احمد صلے اللہ علیہ وسلم اسی غرض سے ہیں اور آپؐ کی نبوتِ عامہ میں کوئی حصہ بخل کا نہیں بلکہ وہ ابتداء سے تمام دنیا کے لئے ہے۔" (لیکچر سیالکوٹ ملت ۵)

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۶۸ء

قرآن کریم کی مختلف توجیہات اور ان کا حل

پچھلے دنوں راولپنڈی میں نزول قرآن کی چودہ صد سالہ تقریب کے موقعہ پر اسلامی کانفرنس منعقد ہوئی تھی جس میں پاکستانی اہلِ علم حضرات کے علاوہ دوسرے اسلامی ممالک کے منسکرین قرآن کریم نے بھی حصہ لیا۔ اس موقعہ پر ایک دینی ادیب نے کانفرنس کے نام ایک پیغام "اس دور میں قرآن کی صحیح خدمت کیا ہے" کے زیرِ عنوان اپنے ماہنامہ میں شائع کیا ہے۔ ان صاحب نے جو کچھ پیغام میں کہا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ مسلمانوں نے قرآن کریم کی تعلیمات کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ اور جو لوگ قرآن کریم کی تعلیمات کی طرف متوجہ بھی ہیں انہوں نے بھی موجودہ مادی ہمہ گیر غلبہ کے زیرِ اثر اپنی اپنی غرض اور عقل کے مطابق توجیہات کی ہیں۔ آپ کے حسب ذیل الفاظ غور طلب ہیں۔

"کچھ اور عناصر ہیں جو قرآن کی ہدایت کو جامع اور ہمہ گیر مانتے ہیں مگر جب اس سے استفادے کا سوال سامنے آتا ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ کسی کے لئے راہ نمائی کا اصل ماخذ و منبع قرآن سے باہر کہیں اور جگہ ہے جہاں سے نظریات و تصورات لاکر وہ قرآن کریم سے ان کی تصدیق و توثیق کرانے کے لئے زور لگا رہا ہے اور کسی کی کوشش یہ ہے کہ قرآن کا تعلق نہ صرف سنتِ رسول سے کاٹ کر بلکہ پچھلی چودہ صدیوں میں امت کے علماء و فقہاء و مفسرین نے معانی قرآن کی تشریح اور تعلیمات قرآن سے اخذ و استنباط کا جو کچھ کام کیا ہے اس سب سے بے نیاز ہوکر اس کا اپنا ذہن الفاظ قرآن سے جو مفہوم اخذ کرتا ہے۔ صرف اسی سے ہدایت حاصل کرے

یہ دونوں مسلک ایسے ہیں جنہیں کوئی معقول آدمی قرآن کی ہدایت سے استفادے کی صحیح صورت نہیں مان سکتا اور ان کی بنیاد پر امت مسلمہ کا کوئی ایک نظام فکر و عمل بھی نہیں بن سکتا۔ کیونکہ نہ امت کا اجتماعی ذہن کبھی ان تعبیرات و تفسیرات کو قبول کر سکتا ہے۔ اور نہ خود ان لوگوں کے درمیان اپنی تعبیرات میں اتفاق ممکن ہے۔ اس لئے ان مسلکوں کے فروغ پانے کا حاصل اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ مسلمانوں میں مزید تفرقے رونما ہوں۔ ان کے ذہنوں میں اپنے دین کے متعلق نئی نئی الجھنیں پیدا ہوں اور وہ دنیا کو ہدایتِ الٰہی کی طرف دعوت دینے کے بجائے وہ خود اپنی جگہ ہی اس پریشانی میں مبتلا رہیں کہ وہ ہدایت فی الواقع ہے کیا۔ لیکن اس کا علاج بھی طعن و تشنیع نہیں ہے۔ بلکہ دراصل یہ عناصر اس کے محتاج ہیں کہ معقول اور اطمینان بخش دلائل سے ان کو قرآن کی ہدایت سے استفادے کا صحیح طریقہ بتایا جائے اور جن طریقوں کو وہ اختیار کر رہے ہیں ان کی غلطی واضح کی جائے۔

لغزشِ قدم کے ان مواقع سے جو لوگ بچ گئے ہیں، ان کے معاملہ میں بھی یہ سوال باقی رہ جاتا ہے کہ فی الحقیقت قرآن کو اصل سرچشمہ ہدایت ماننے میں وہ کس حد تک سنجیدہ ہیں۔ اس معاملہ میں سنجیدگی کے معنی صرف اتنے ہی نہیں ہیں کہ ہم خلوصِ دل کے ساتھ قرآن کے متعلق یہ عقیدہ رکھیں اور اس کے معنی یہ بھی نہیں ہیں کہ ہم اس عقیدے کے صرف اعلان و اظہار پر اکتفا کریں بلکہ ہمارے سنجیدہ ہونے کا اصل تقاضہ یہ ہے کہ ہم اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں عملاً اس چشمۂ ہدایت کی طرف رجوع کریں۔ اور جو راہ نمائی اس سے ملتی ہے۔ اس کے مطابق اپنے اخلاق و معاملات اور طرزِ زندگی کو اپنے تمدن اور اس کے قوانین کو اپنے نظامِ تعلیم اور نظامِ معیشت اور نظامِ سیاست کو بالفعل ڈھالنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ میرا احساس اور مشاہدہ یہ ہے کہ ہمارے راہ نما اور کار فرما طبقوں میں جہاں صحیح اعتقاد موجود ہے وہاں بھی اس معیار کی سنجیدگی مفقود ہے۔ یا اگر مفقود نہیں تو کم از کم معیار مطلوب سے بہت فروتر ہے۔ ہمیں اس سنجیدگی کو پیدا کرنے کی کوشش سب سے پہلے کرنی چاہیئے۔ کیونکہ جب تک یہ پیدا نہ ہو مسائل زندگی پر قرآنی تعلیمات کے انطباق کی علمی بحثیں کاغذ کی زینت ہی بنی رہیں گی۔ عمل کی دنیا میں ان کا کچھ بھی حاصل نہ ہوگا۔ دنیا صرف ان کاغذی بحثوں سے اسلام کے برحق ہونے کی قائل نہیں ہو سکتی۔ اسے قائل کرنے کے لئے ناگزیر ہے کہ ہماری قومی زندگی میں اسلام اس کو جلوہ گر نظر آئے۔ اس کے بغیر ہم جتنی بھی اسلام کی تبلیغ کریں گے۔ اس کے آگے دنیا کو ایک بہت بڑی علامتِ استفہام ہی لگی نظر آئے گی۔ جس میں یہ سوال پوشیدہ ہوگا کہ کیا یہ امت، جو اپنی مسجدوں کے باہر زندگی کے ہر شعبہ میں دوسروں کے افکار و نظریات۔ تہذیب قوانین اور اصولوں کی تقلید کر رہی ہے۔ فی الواقع اسلام کو خود بھی برحق سمجھتی ہے۔"

یہ باتیں صحیح ہیں ہم ان کی تائید کرتے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ موجودہ دور میں جب قرآن کریم کی تعلیمات سے مسلمان اس قدر ہٹ گئے ہیں جیسا کہ ان صاحب نے خود بیان کیا ہے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ ایسے بیانات سے وہ سنجیدگی پیدا ہو جائے گی جو تمام اسلامی قوم کو جادۂ مستقیم پر گامزن کر دے۔ اور اسلام کی تعلیمات تمام قوم کے اعمال میں وہ جلوہ دکھانے لگیں۔ جس سے غیر بھی متاثر ہوں۔ دوسرے لفظوں میں جبکہ بر و بحر میں فساد برپا ہو چکا ہے۔ کیا انسانی عقل و تدبر سے تعلیمات قرآن کو محض انسانی تدبیر سے زندہ کیا جا سکتا ہے اور کیا ایسی تدبیر سے وہ عزم و تشتت مٹایا جا سکتا ہے جو مختلف اہل علم حضرات نے اپنی توجیہات سے اسلام میں پیدا کر رکھا ہے۔ اس کا جواب آئندہ قسط میں دیا جائے گا۔ (باقی)

چلے ہیں گھروں سے خدا کے سپاہی

چلے ہیں گھروں سے خدا کے سپاہی
وفا کے مسافر محبت کے راہی

جبینوں پہ نورِ محمدؐ کی کرنیں
زبانوں پہ شورِ کلامِ الٰہی

دعاؤں کے ہیں تیر ترکش میں ان کے
کماں ان کی ہے سجدۂ صبحگاہی

ہے ان کی نگاہوں میں عزمِ خلیلی
یقینی ہے اب تنگدلوں کی تباہی

ہے تنویرؔ بھی خوب بندہ خدا کا
فقیری فقیری میں یہ بادشاہی

تنویرؔ

60

اسلام کی کامل تعلیم ہی عالمگیر اخوت، امن اور مساوات کی ضامن ہے

امریکہ میں نیگروز کی حالتِ زار

(مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

امریکہ میں حبشیوں کے اعتدال پسند قائد ڈاکٹر مارٹن لوتھر کنگ کو قتل کر دیا گیا ہے۔ اس کا قاتل ایک سفید فام امریکی ہے جو ابھی گرفتار نہیں ہوا۔ اس سانحۂ قتل سے ساری دنیا کی توجہ امریکہ کے سیاہ فام باشندوں کی طرف مبذول ہو گئی ہے۔ یاد رہے کہ امریکہ میں حبشیوں کی آبادی کا تناسب ۱۲ فیصد کے قریب ہے۔ امریکہ کے یہ حبشی باشندے ان افریقی حبشیوں کی اولاد ہیں جن کو یورپی تاجر سترھویں صدی سے لے کر انیسویں صدی کے وسط تک افریقہ سے پکڑ پکڑ کر لاتے تھے اور امریکہ میں غلاموں کی حیثیت میں فروخت کرتے تھے ان غلاموں سے جنگل کاٹنے اور کھیتوں کی آبادی کا کام لیا جاتا تھا۔ ۱۸۶۳ء میں ابراہیم لنکن نے امریکہ کے صدر کی حیثیت سے حبشی غلاموں کی آزادی کا اعلان کیا مگر اس اعلان پر ایک صدی گزرنے پر بھی نیگروز کی حالت ناگفتہ بہ ہے اور امریکی معاشرہ میں اس پسماندہ طبقہ کی کسمپرسی ایک نہایت خطرناک ناسور کا حکم رکھتی ہے نیگروز کے ساتھ سفید فام امریکی انسانوں جیسا نہیں بلکہ جانوروں سے بدتر سلوک کرتے ہیں۔ اور حقارت اور نفرت کے شدید جذبات نے امریکہ میں ان مظلوموں کی زندگی کو اجیرن کر رکھا ہے۔ چنانچہ امریکہ کے دو ذمہ دار راہنماؤں کے بیانات سے ان کی کسمپرسی پر روشنی پڑتی ہے:۔

(۱) سابق صدر امریکہ مسٹر کینیڈی نے نیگروز کی آزادی کے سو سال مکمل ہونے کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"امریکی سوسائٹی کے ہر شعبہ میں نیگروز کے ساتھ ناروا۔ حقارت آمیز اور غیر مساوی سلوک روا رکھا جاتا ہے سفید فام باشندوں کے مقابلہ میں نیگروز کو ہائی سکول تک تعلیم حاصل کرنے کے نصف مواقع حاصل ہیں۔ وکیل۔ ڈاکٹر۔ انجینئر وغیرہ بن سکنے کے سلسلہ میں ایک تہائی مواقع حاصل ہیں۔ سیاہ فام آبادی کے لئے بے روزگاری کا شکار ہونے کے امکانات سفید فام آبادی کے مقابلہ میں دوگنے ہیں۔ ان کو کام کرنے کی اجرت نصف ملتی ہے۔"

(۲) اگست ۱۹۶۴ء میں امریکہ کے موجودہ صدر لنڈن جانسن نے کہا:۔

"نیگروز کی غلامی سے آزادی کے اعلان کو سو سال گزر چکے ہیں مگر ہم سب جانتے ہیں کہ یہ اعلان صرف اعلان ہی ہے حقیقت نہیں ہے۔"

سیاہ فام باشندوں پر تعلیم کے دروازے بھی بند ہیں۔ تعلیمی سہولتوں کے اس فقدان پر انگریزی جریدہ نیو سٹیٹسمین ایک شمارے میں لکھتا ہے:۔

"جوں جوں آٹومیشن آتی ہے مزدوروں کی تعلیمی استعداد کی ضرورتیں بھی بڑھتی ہیں۔ ان حالات میں سیاہ فام باشندوں کی جہالت ان کے لئے روزگار کے حصول میں سخت رکاوٹ بن گئی ہے۔ چنانچہ رنگ اور نسل کی بنیاد پر جو ناروا سلوک نیگروز کے ساتھ تعلیمی اداروں میں داخلہ کے سلسلہ میں روا رکھا جاتا ہے وہ صرف نسلی امتیاز کا ہی سوال نہیں رہ جاتا بلکہ نیگروز کی اقتصادی زندگی اور موت کا سوال بن جاتا ہے۔"

۱۹۶۴ء میں امریکی جریدہ لک (Look) نے مشہور فٹ بال کے کھلاڑی جم براؤن کا ایک خط چھاپا جس کے چند اقتباس عبرتناک ہیں:۔

"میں نہ صرف یہ کہ خاصی شہرت کا مالک ہوں بلکہ مجھ سے لوگ محبت بھی کرتے ہیں۔ مگر اس کے باوجود میں یہاں (امریکہ میں) رہنے پر خوش نہیں ہوں۔ کیا کوئی شخص یہ بھی سوچ سکتا ہے کہ ایک ہوٹل میں بیٹھ کر میں بیسیوں آٹوگراف دستخط کرتا ہوں مگر اسی ہوٹل کے کھانے کے کمرے سے سیاہ فام ہونے کی وجہ سے نکال دیا جاتا ہوں۔"

دُنیا کا منجی

یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ امریکہ اور دیگر مغربی اقوام جو اپنے آپ کو عیسائیت کا علمبردار قرار دیتی ہیں اور مسیح علیہ السلام کی صلیب کا نشان اپنی پیشانی اور سینوں پر لٹکا کر اعلان کرتی پھرتی ہیں کہ دنیا کا منجی "خداوند یسوع مسیح" ہے۔ افسوس کہ حبشیوں پر یہ انسانیت سوز مظالم مسیحیت کے انہی دعویداروں کی طرف سے ڈھائے جا رہے ہیں۔ مسیح علیہ السلام تو ایک محدود مشن لے کر مبعوث ہوئے تھے جو صرف اسرائیل کے گھرانے کی ہدایت تک محدود تھا۔ ساری دنیا کی ہدایت کا نہ ان کا دعویٰ تھا اور نہ اس سے ان کا کوئی تعلق تھا۔ یہی وجہ ہے کہ مسیحی ممالک یعنی یورپ اور امریکہ میں رنگ و نسل کی بنیاد پر شدید اختلافات پائے جاتے ہیں۔ اور نیشنلزم اور قوم پرستی کے جھمیلوں میں یہ قومیں پھنسی ہوئی ہیں۔ دنیا میں کوئی ایک ملک بھی تو ایسا نہیں جہاں مسیحیت نے مساوات قائم کی ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا کا منجی ایک ہی وجود ہے اور وہ ہیں ہمارے آقا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم۔ آپ نے جملہ بنی نوع انسان کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا

یعنی اے تمام لوگو! میں تمہاری طرف اللہ تعالیٰ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔"

نیز فرمایا:۔

بُعِثْتُ إِلَى الْأَسْوَدِ وَالْأَحْمَرِ

یعنی مجھے جملہ اقوام کی طرف خواہ وہ سیاہ فام ہوں یا سفید فام سب کی طرف مبعوث کیا گیا ہے۔"

چنانچہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے رنگ و نسل کے تمام امتیازات کو اپنے پاؤں کے نیچے کچل دیا۔ بلال رضؓ حبشی اور زید اور عمار جیسے غلام عزت و احترام اور سرداری کے اعلیٰ مراتب پر فائز ہوئے۔ فتح مکہ کے دن جب آپ نے مکہ کے باشندوں کو امان دی تو آپ نے بلال کا جھنڈا بنایا اور ابورویحہ کو دیا اور فرمایا یہ بلالؓ کا جھنڈا ہے۔ اسے لے کر چوک میں کھڑے ہو جاؤ اور اعلان کرو کہ یہ بلال کا جھنڈا ہے جو اس کے نیچے کھڑا ہوگا اس کو امان دی جائے گی۔ یاد رہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس دن اپنا یا کسی اور صحابی کا کوئی جھنڈا نہیں بنایا۔ آپ نے صرف بلال کا جھنڈا کھڑا کیا اور ان کو ہی یہ اعزاز بخشا۔ یہ ایک عظیم الشان عملی نمونہ تھا اس امر کا کہ اسلام کے نزدیک سب انسان برابر ہیں۔ بھائی بھائی ہیں۔ اور رنگ اور نسل کی بناء پر ان میں کوئی امتیاز برتنا جائز نہیں۔

آپ نے دنیا کو

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ۔

(تم میں سے اللہ کے نزدیک زیادہ معزز و مکرم وہی ہے جو زیادہ تقویٰ شعار ہے) کا مژدہ سنایا۔ نیز فرمایا:۔

"لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلَى عَجَمِيٍّ وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلَى عَرَبِيٍّ وَلَا لِأَحْمَرَ عَلَى أَسْوَدَ وَلَا لِأَسْوَدَ عَلَى أَحْمَرَ إِلَّا بِالتَّقْوَى"

(مسند احمد حنبل)

یعنی "عربوں کو غیر عربوں پر کوئی فضیلت نہیں اور نہ غیر عربوں کو عربوں پر کوئی فضیلت ہے۔ اسی طرح سرخ و سفید رنگ والے لوگوں کو کالے رنگ والے لوگوں پر کوئی فضیلت نہیں۔ اور نہ کالے لوگوں کو گوروں پر کوئی فضیلت ہے۔ ہاں ان میں سے جو بھی اپنی ذاتی نیکی سے آگے نکل جائے وہی افضل ہے"۔

یہ اعلان فرما کر حضورؐ نے مساواتِ انسانی کی بنیاد قائم کر دی۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے غلاموں کے ساتھ حسن سلوک پر اتنا زور دیا ہے کہ:۔

"معرور بن سوید روایت کرتے

ہیں کہ میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابوذر غفاری کو دیکھا کہ جیسے ان کے کپڑے تھے ویسے ہی ان کے غلام کے تھے۔ اس کی وجہ پوچھی کہ آپ کے کپڑے اور آپ کے غلام کے کپڑے ایک جیسے کیوں ہیں تو انہوں نے بتایا کہ میں نے ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص کو اس کی ماں کا طعنہ دیا جو لونڈی تھی۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تو تو ایسا شخص ہے جس میں ابھی تک کفر کی باتیں پائی جاتی ہیں۔ غلام کیا ہیں تمہارے بھائی ہیں اور تمہاری طاقت کا ذریعہ ہیں۔ خدا تعالےٰ کی کسی حکمت کے ماتحت وہ کچھ عرصہ کے لئے تمہارے قبضہ میں آجاتے ہیں۔ پس چاہیئے کہ جس کا بھائی اس کی خدمت میں آجائے وہ جو کچھ خود کھاتا ہے اسے کھلائے اور جو کچھ خود پہنتا ہے اسے پہنائے اور تم میں سے کوئی شخص کسی غلام سے ایسا کام نہ لے جس کی اسے طاقت نہ ہو اور جب تم انہیں کوئی کام بتاؤ تو خود بھی ان کے ساتھ مل کر کام کرو۔"

(بخاری ومسلم کتاب الایمان)

اسلام کی خصوصیت

اسلام کی یہ خصوصیت ہے کہ اس نے غلامی اور رنگ ونسل کے امتیاز کے خاتمہ کا صرف قانون ہی نہیں بنایا بلکہ اس نے حکمتِ کاملہ کے ماتحت پہلے دلوں میں اس حکم کی حکمت، اہمیت اور ضرورت بٹھائی اور قانون بنانے سے پہلے وہ قلوب تیار کئے جو حکم ملتے ہی بلا چون وچرا محض محبت ووفا اور رضا ورغبت کے ساتھ اسے قبول کر لیں۔ اور درحقیقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انسانی مساوات اور عالمگیر اخوت کا جو سبق دیا اس کے پیچھے اللہ تعالےٰ کی طاقت کام کر رہی تھی۔ چنانچہ فرمایا:۔

وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ
عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَاءً
فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ
فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ
اِخْوَانًا۔

(آل عمران ع ۱۱)

یعنی تم اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو کہ تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اللہ تعالےٰ نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور تم بھائی بھائی بن گئے۔

الغرض اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ قلوب میں ایک پاک تبدیلی پیدا کی۔ ذہنیتوں میں انقلاب پیدا کیا۔ آپس کے دشمنی، حقارت اور تنفر کے جذبات مٹا دیئے اور ان میں الفت پیدا کر دی اور اسلام کی اس پاک تعلیم کو لے کر مسلمان جہاں بھی گئے وہاں انہوں نے مختلف قوموں کے تفرقہ کو اس طرح مٹایا کہ شیر اور بکری ایک ہی گھاٹ پر جمع ہو گئے۔

اللہ تعالےٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق اس زمانہ میں حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو دنیا میں مبعوث فرمایا ہے۔ آپ نے اسلام کی "نشأۃِ ثانیہ" کی بنیاد قائم کی ہے اب دوبارہ انشاء اللہ دنیا اسلام کی عالمگیر اخوت اور مساوات کی تعلیم کے شاندار نمونے دیکھے گی جبکہ جملہ اقوام کیا سیاہ فام اور کیا سفید فام محبت کے ساتھ بھائی بھائی بن کر زندگی بسر کریں گی۔

"دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا"۔

فرزانوں نے دنیا کے شہروں کو اجاڑا ہے
آباد کریں گے اب دیوانے یہ ویرانے

خاکسار غلام احمد فرخ
از حیدر آباد

ضروری اعلان

محترم نواز احمد صاحب پرویز ولد امام الدین صاحب مرحوم ساکن قلعہ صوبا سنگھ (سیالکوٹ) موصی ۱۴۷۵۱ نے مورخہ ۲۰/۱۱/۵۷ سے وصیت کی تھی اور ستمبر ۶۵ء میں انہوں نے لاہور میں کوئی ملازمت اختیار کر لی۔ ان کو کئی بار بذریعہ خطوط فارم اصل آمد پُر کرنے کے لئے توجہ دلائی گئی مگر ابھی تک ان کی طرف سے کوئی جواب نہیں ملا۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ اب لاہور سے کسی اور جگہ چلے گئے ہیں اور دفتر کو ان کا ایڈریس درکار ہے۔

اگر کسی دوست کو ان کے ایڈریس کا علم ہو یا وہ خود اس اعلان کو پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے دفتر کو اطلاع دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ضروری اعلان برائے انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

از یکم مئی ۱۹۶۸ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۷۱ء

جملہ جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کو بطور یاددہانی بذریعہ اعلان ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ عہدیداران کے انتخابات از یکم مئی ۱۹۶۸ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۷۱ء جلد از جلد حسبِ قواعد کروا کر ارسال فرما دیں۔ اکثر جماعتوں کی طرف سے ابھی تک انتخابی رپورٹیں موصول نہیں ہوئیں۔ بعض جماعتیں انتخابات کی رپورٹیں نامکمل بھجواتی ہیں جنہیں مکمل کروانے کے لئے مالی نقصان کے ساتھ ساتھ سلسلہ کا نہایت قیمتی وقت بھی ضائع ہوتا ہے۔ لہٰذا جملہ جماعتوں کے امراء وصدر صاحبان سے درخواست ہے کہ براہِ مہربانی انتخابات حسب قواعد کروانے کے لئے پوری توجہ فرما دیں۔ جن جن جماعتوں کے پاس قواعد وضوابط کی کتاب نہیں ہے وہ بذریعہ وی۔پی۔ نظارت ہذا سے منگوا لیں۔

انتخابات کرواتے وقت اور رپورٹیں ارسال کرتے وقت مندرجہ ذیل ہدایات کو ضرور مدِنظر رکھا جائے۔ احبابِ جماعت کی بروقت توجہ بہت ہی فائدہ مند ثابت ہو سکتی ہے۔ امید ہے کہ آئندہ انتخابی رپورٹیں حسبِ قواعد اور مندرجہ ذیل ہدایات کے مطابق بھجوائیں گے:۔

(۱) انتخابی رپورٹ میں منتخب شدہ عہدیداران کے مکمل پتہ جات ضرور درج فرمائیں اور تمام انتخابی رپورٹیں نظارت علیا میں بھجوائیں۔

(۲) منتخب شدہ عہدیداران میں جو جو دوست موصی ہوں ان کے وصیت نمبر ضرور درج کئے جائیں۔

(۳) جو منتخب شدہ عہدیداران غیر موصی ہوں ان کے متعلق انتخابی رپورٹ پر مقامی سیکرٹری مال کی طرف سے یہ تصدیقی رپورٹ شامل ہونی ضروری ہے کہ وہ بقایادار نہیں ہیں۔

(۴) فہرست انتخاب کو مرکز میں بھجواتے ہوئے اس بات کو وضاحت سے بیان کرنا چاہیئے کہ مطابق قواعد ووٹ دینے کے قابل اس انجمن کے کتنے افراد ہیں اور ان میں سے بوقت انتخابی اجلاس کتنے حاضر تھے۔ کورم کے لئے قواعد کے مطابق جن ممبران کو انتخاب کے اجلاس میں شامل ہونے کا حق نہیں ہے ان کو نکال کر باقی ممبران کا ۱/۳ حصہ ہوگا۔

(۵) فہرست انتخاب پر صدر جلسہ کے علاوہ دو ایسے دوستوں کے دستخط ہونے بھی لازمی ہوں گے جو کسی عہدہ کے لئے انتخاب میں نہ آئے ہوں مگر انتخاب کی کارروائی میں موجود رہے ہوں۔

(۶) جن جن جماعتوں میں مجالس موصیان قائم ہیں یا قائم ہو سکتی ہیں وہاں پر صدر موصیان کا انتخاب حسبِ قواعد کروایا جائے اور یہ امر ملحوظ رکھیں کہ صدر موصیان کی انتخابی رپورٹ دوسرے عہدیداران کے ساتھ نہ بھجوائی جایا کرے بلکہ براہِ راست مکرم سیکرٹری صاحب مجلس کارپرداز کی خدمت میں بھجوائی جائے۔

(۷) مندرجہ ذیل عہدیداران کے انتخابات نظارت ہذا میں نہ بھجوائیں کیونکہ ان کا تعلق نظارت ہذا سے نہیں ہے۔ ان عہدیداران کی منظوریاں متعلقہ دفاتر سے حاصل کی جائیں:۔

(۱) قاضی (۲) عہدیداران مجالس خدام الاحمدیہ وانصار اللہ (۳) سیکرٹریان تحریک جدید ووقفِ جدید وفضلِ عمر فاؤنڈیشن۔

(۸) صدر موصیان کا انتخاب صرف موصی احباب کر سکتے ہیں جس کے متعلق قواعد اخبار الفضل مؤرخہ ۱۰/۲/۶۸ اور ۱۸/۲/۶۸ میں شائع ہوئے ہیں ان کو ملحوظ رکھیں۔

(ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

تحریک جدید کا پہلا مطالبہ

سادہ زندگی!

مکرم عبدالرشید صاحب غنی ایم۔ایس۔سی مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے تحت جماعت کے سامنے ستائیس مطالبات پیش فرمائے جن میں پہلا مطالبہ جماعت سے سادہ زندگی اختیار کرنے کے بارے میں ہے حضور فرماتے ہیں:

"ایک مدت سے میری خواہش تھی کہ جماعت کو اس پر چلاؤں جو صحابہ (رض) کی تھی اور ان کو سادہ زندگی کی عادت ڈالوں مغربی تمدن کے اثرات اور مشرقی تمدن کے گندے اثرات سے بھی ان کو علیحدہ رکھوں .... اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک راستہ بتا دیا ہے۔ جسے ہم بیس سال میں معلوم نہ کر سکے وہ ایک دم بتا دیا۔"

(خطبہ جمعہ ۷ راپریل ۱۹۳۷ء)

ہم سب جانتے ہیں کہ تحریک جدید جماعت سے ایک عظیم الشان قربانی چاہتی ہے۔ وہ قربانی جان سے تعلق رکھتی ہے مال سے تعلق رکھتی ہے اور مستقل ہونے کی وجہ سے یہ قربانی موجودہ اور آئندہ آنے والی نسلوں سے بھی تعلق رکھتی ہے۔ اس عظیم الشان قربانی کی توفیق حاصل کرنے کے لئے حضرت مصلح موعود (رض) نے ہماری راہنمائی اس طرح فرمائی ہے کہ ہم سب سادہ زندگی گزارنے والے ہوں اور سادہ زندگی کو ہی حضور (رض) نے اس کا پہلا زینہ مقرر فرمایا ہے۔ چنانچہ حضور (رض) فرماتے ہیں:-

"اس زمانہ میں مالی قربانی کی بہت ضرورت ہے اسلئے سب مرد اور عورتیں اپنی زندگی کو سادہ بنائیں اور اخراجات کم کر دیں تاکہ جس وقت قربانی کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے وہ تیار ہوں۔ قربانی کے لئے صرف تمہاری نیت ہی فائدہ نہیں دے سکتی جب تک کہ تمہارے پاس سامان بھی مہیا نہ ہوں۔ ...... اگر سامان مہیا نہ ہوں تو ہم وہ قربانی کسی صورت میں بھی پیش نہیں کر سکتے جس کی ہمیں خواہش ہے اس لئے ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر ایک سادہ زندگی اختیار کرے تاکہ وقت آنے پر وہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کر سکے اور اگر اس کا موقعہ نہ آئے تو بھی خدا تعالیٰ سے کہہ سکو کہ ہم نے جو کچھ جمع کیا تھا اگرچہ ملا تو ہماری اولاد کو ہی لیکن ہم نے دین کے واسطے قربانی کی نیت سے جمع کیا تھا۔"

(الفضل ۱۳ جون ۱۹۳۵ء)

تحریک جدید کو کامیاب بنانے میں سادہ زندگی ایک ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے اور تحریک جدید کی کامیابی ہی درحقیقت اسلام کی کامیابی ہے۔ اس تحریک کے ذریعہ مبلغین اسلام دنیا کے ہر محاذ پر عیسائیت اور دوسرے مذاہب کے خلاف ایک خوشکن اور کامیاب مقابلہ کر رہے ہیں اور اس وقت جبکہ اسلام اور دوسرے ادیان باطلہ کے درمیان ایک فیصلہ کن جنگ شروع ہو چکی ہے اس کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ پس یہ تحریک ہم سے قربانی چاہتی ہے مال کی، جان کی، عزت کی اور عزم و استقلال کی۔ ظاہر ہے کہ ہم یہ قربانیاں اس وقت تک دے ہی نہیں سکتے جب تک کہ سادہ زندگی کو ہم اپناتے ہیں اس کی اہمیت اور افادیت بتاتے ہوئے حضور (رض) ارشاد فرماتے ہیں:-

"میں نے جماعت کو سادہ زندگی اختیار کرنے کو کہا ہے اور سادہ زندگی بسر کرنا دراصل انہیں نفعی ہے یعنی جو چاہے اختیار کرے اور جو چاہے نہ کرے مگر میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اس کے بغیر جماعت میں قربانی کا صحیح مادہ کسی صورت میں بھی پیدا نہیں ہو سکتا اور نہ ہی روحانیت کا اعلیٰ مقام حاصل ہو سکتا ہے اگر تم سمجھو کہ اس کے بغیر تم روحانیت کا مقام حاصل کر لوگے تو یہ نفس کو دھوکا دینے والی بات ہے ... میں یہ نہیں کہتا کہ جو شخص سادہ زندگی اختیار نہیں کرتا وہ احمدی نہیں مگر میں یہ ضرور سمجھوں گا کہ وہ عملی اشتقاق حرمت اٹھا رہا ہے۔ بالکل ممکن ہے کہ اس کا ایمان ضائع ہو جائے ... علاوہ ازیں سادہ زندگی کے اختیار نہ کرنے کے نتیجہ میں نہ وہ اخوت پیدا ہوگی جس سے روحانی سلسلے ترقی کرتے ہیں اور نہ غربت اور امارت کا امتیاز دور ہوگا۔"

پھر حضور (رض) فرماتے ہیں:-

"سادہ زندگی پر خاص زور دیا جائے سادہ زندگی کے بغیر ہم آنے والی جنگ کے لئے تیار نہیں ہو سکتے ہمارے ایمان کی اس میں آزمائش ہے۔ عورتوں اور بچوں کو خصوصاً اس طرف توجہ دلائی جائے۔"

(خطبہ جمعہ ۲۶ مئی ۱۹۳۶ء)

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آئندہ تیس سال کو اسلام کی ترقی کے لئے نہایت اہم قرار دیا ہے اور ساتھ ہی جماعت کو اس کی ذمہ داریوں سے آگاہ فرمایا ہے اور قربانیوں کو تیز سے تیز تر کرنے کا ارشاد ہے تاکہ اسلام کی فتح کا دن نزدیک سے نزدیک تر آ جائے۔ اب ہمارا فرض ہے کہ ہم تمام ایسے طریقے اختیار کریں جن کی وجہ سے ہم وقت کے تقاضے کے مطابق زیادہ سے زیادہ قربانی دے سکیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بن سکیں۔

(۱) سیدنا حضرت المصلح الموعود (رض) نے سادہ زندگی کی اہمیت بیان فرماتے بعد جماعت کو ایسا لائحہ عمل بھی دیا جس کو اختیار کرتے ہیں جماعت عملی طور پر سادہ زندگی پر قائم ہو سکے۔ سب سے پہلے حضور (رض) نے عام حالات میں کھانے میں ایک ہی سالن کے استعمال کا ارشاد فرمایا ہے۔ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنا طریق بھی ایک ہی سالن استعمال کرنے کی تھا اور صحابہ کرام (رض) کو بھی اسی کی ہدایت فرمائی ہمیں بھی اپنے آقا کے نقش قدم پر چلنا چاہیئے اور عام حالات میں صرف اور صرف ایک ہی سالن استعمال کرنا چاہیئے۔ اس طرح ہم کھانوں میں عام حالات میں تنوع سے بچ جائیں گے۔ اور اس قابل ہو جائیں گے کہ ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کر سکیں۔ اور دین کی خاطر ہر قسم کی قربانی دے سکیں۔

اس لباس وہ لباس ہے انسان اپنے جسم کی عریانی کو چھپاتا ہے اور اس کے لئے زینت کا سامان مہیا کرتا ہے۔ لیکن موجودہ لباس جسم کی عریانی اور زینت کی حدود سے نکل کر فخر اور فیشن پسندی کی طرف چلے گئے ہیں اور فیشن بھی اسی قسم کا جس سے جسم کے مختلف حصوں کی نمائش مقصود ہو۔ اسلامی اخوت اور مساوات کو نظر انداز کرتے ہوئے معاشرہ میں امیر اور غریب کا ایک بین فرق پیدا کر دیتے ہیں جو کہ معاشرہ میں سم قاتل کا اثر رکھتا ہے لباس کے بارے حضور (رض) کی جو ہدایات ہیں وہ مختصراً پیش خدمت ہیں:-

(ا) "جو لوگ نئے کپڑے زیادہ بناتے ہیں وہ نصف یا تین چوتھائی یا ۱/۲ پر آ جائیں

ب۔ جو عورتیں اسمیں (تحریک جدید) شامل ہوں وہ اپنے اوپر ایسی ہی پابندی کریں کہ محض پسند پہ کپڑا نہ خریدیں گی۔ بلکہ ضرورت پر کپڑا خریدیں گی۔"

ج۔ "جو عورتیں اس تحریک میں شامل ہوں وہ گوٹہ کناری اور فیتہ وغیرہ قطعاً نہ خریدیں۔" (خطبہ جمعہ ۴ فروری ۱۹۱ء)

اعلیٰ قسم کا لباس بعض دفعہ کمزور ایمان والے لوگوں کے لئے تفاخر کا باعث بن جاتا ہے اور وہ پھر اپنے اُس بھائی سے جس کا لباس اس معیار کا نہیں ہوتا نفرت کرنا شروع کر دیتے ہیں اس طرح عام بنی نوع انسان سے محبت اور ہمدردی کا جذبہ ختم ہو جاتا ہے اس کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:

"درحقیقت لباس میں ایسا تکلف جو انسانوں میں تفرقہ پیدا کرنے کا موجب ہو جائے سخت ناپسندیدہ اور فتنے پیدا کرنے والا ہے خواہ اس کے پاس ایک ہی جوڑا ہو یا دو ہوں۔"

۳۔ زیور

اقتصادی لحاظ سے موجودہ دور میں یہ بات بہت ہی مضر ہے کہ آدمی اپنا روپیہ زیور کی صورت میں محفوظ کرے۔ کیونکہ اس سے اُسے یا اسکے خاندان یا اس کی قوم کو کسی قسم کا فائدہ نہیں پہنچ سکتا بلکہ اس کا روپیہ بغیر کسی فائدہ دینے کے پھنس کر رہ جاتا ہے پھر زیور کی حفاظت بذات خود علیحدہ ایک مسئلہ ہوتا ہے اس کے متعلق ہدایات دیتے ہوئے حضور (رض) ارشاد فرماتے ہیں۔

زیورات کے متعلق میں نے ہدایت کی تھی کہ ان کا بنوانا بند کر دیں سوائے شادی بیاہ کے اور شادی بیاہ میں بھی پہلے سے کمی کر دیں۔ ...... پس زیورات کے بنانے میں جس قدر احتیاط کی جائیگی وہ نہ صرف امارت اور غربت کا امتیاز دور کرنے کے لئے نہ صرف مذہبی احکام کی تعمیل کرنے کے لئے بلکہ اپنے ملک کو ترقی دینے کے لئے بھی نہایت ضروری ہے۔"

۴۔ سینما

بعض پڑھے لکھے نوجوان سینما کو تفریح طبع کا ایک بڑا ذریعہ سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس میں حرج ہی کیا ہے کہ انسان Recreation کی خاطر اس سے فائدہ اٹھائے۔ سینما دیکھنے سے انسان جہاں روپیہ مال اور وقت ضائع کرتا ہے وہاں شعوری یا غیر شعوری طور پر ایسی باتیں بھی سیکھ رہا ہوتا ہے جو کہ اس کے یا اس کے خاندان پر اخلاقی لحاظ سے برا طرح اثر انداز ہوتی ہیں۔ اس طرح وہ اپنی جسمانی صحت کے . . . . .

ساتھ ساتھ روحانی صحت بھی خراب کر رہا ہوتا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے موجودہ دور کے سینما کو ایک بدترین لعنت قرار دیا ہے حضور فرماتے ہیں۔

”سینما کے متعلق میرا خیال ہے کہ اس زمانہ کی بدترین لعنت ہے اس نے سینکڑوں شریف گھرانوں کے لڑکوں کو گویا اور سینکڑوں شریف خاندانوں کی عورتوں کو ناچنے والی بنا دیا ہے۔ سینما والوں کی غرض تو روپیہ کمانا ہے نہ کہ اخلاق سکھانا اور وہ روپیہ کمانے کے لئے ایسے لغو اور بیہودہ فسانے اور گانے پیش کرتے ہیں جو اخلاق کو سخت خراب کرنے والے ہوتے ہیں اور شرفاء اُن میں جاتے ہیں تو ان کا مذاق بھی بگڑ جاتا ہے۔ اور ان کے بچوں اور عورتوں کا بھی جن کو سینما دیکھنے کے لئے ساتھ لے جاتے ہیں۔ اور سینما ملک کے اخلاق پر ایسا تباہ کن اثر ڈال رہے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں میرا منع کرنا تو الگ رہا اگر میں ممانعت نہ کروں تو مومن کی روح کو خود بخود اس سے بغاوت کرنی چاہیئے۔“

(خطبہ جمعہ ۸ دسمبر ۱۹۳۴ء)

اسی طرح حضرت المصلح الموعود (رض) نے شادی بیاہ اور زیبائش اور آرائش کے بارہ میں سادگی اور کفایت شعاری اپنانے کی ہدایت فرمائی ہے انسان اگر مندرجہ بالا کاموں میں سادگی اختیار کرے تو اس کا نہ شادی بیاہ اور زیبائش اور آرائش پر ضرور پڑتا ہے بلکہ ہر اس چیز پر پڑتا ہے جو انسان کرتا ہے۔ سادگی اختیار کرنے کی وجہ سے معاشرہ سے امارت اور غربت کا فرق کلیتاً مٹ جاتا ہے اور دنیا میں اس طرح امن کی بنیاد قائم ہو جاتی ہے۔ اپنی جائز ضرورتوں کو سادگی کی قیود میں لاکر پورا کرنے سے ہم اپنے ملک کو اقتصادی لحاظ سے ترقی کی شاہراہ پر ڈال دیتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو اس قابل بنا لیتے ہیں کہ دین کی خاطر ہر قسم کی مالی قربانی دے سکیں اور اپنے آپ کو اسراف سے بہت دور رکھ سکیں۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مصلح الموعود (رض) کی ہدایات اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے فرمان کے مطابق عجز و انکسار کے ساتھ زندگیاں گزارنے والا بنائے اور ہمیں اپنے فضل سے ہر اس قربانی کی توفیق دیتا چلا جائے جس کا وہ ہم سے مطالبہ کرتا ہے اور ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرا لڑکا بعمر ۱۱/۲ سال عرصہ پندرہ یوم سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔
ملک عبدالرحیم اکاؤنٹنٹ میونسپل کمیٹی چنیوٹ

۲۔ میرا بھائی محمد سلطان احمد مبشر بعارضہ درد پیٹ بیمار ہے۔ اب اپریشن کیا گیا ہے قدرے افاقہ ہے۔
(محمد سعید احمد سعدی
قلعہ صوبا سنگھ)

۳۔ خاکسار کی طبیعت کچھ دنوں سے علیل ہے۔
(حکیم محمود احمد دارالشفاء فانیوال)

۴۔ ربوہ میں گردے کا اپریشن کروایا ہے۔ حکیم بشیر احمد زعیم
خدام الاحمدیہ جھاپور

۵۔ خاکسار کی تائی صاحبہ بوجہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ نثار احمد بسرا

احباب سب کے لئے دعا فرمائیں

مختلف مقامات پر تربیتی جلسے

چک ۳۶۳ E.B

۲۱ مارچ کو زیر صدارت چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ امیر ضلع ساہیوال جلسہ ہوا۔ اس جلسہ کے تین اجلاس ہوئے۔ اور لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ مرکز سے محترم جناب گیانی واحد حسین صاحب نے بھی شرکت کی۔ پہلا اجلاس ۲۱ مارچ بعد نماز عصر شروع ہوا۔ تلاوت ماسٹر جلال الدین صاحب نے کی۔ نظم غلام رسول صاحب نے سنائی۔ بعد ازاں مکرم میاں محمد علی صاحب مسلم نے ہمارے عقائد پر لیکچر دیا۔ جس میں آپ نے بتایا کہ ہمارے عقائد وہی ہیں جو تمام مسلمانوں کے ہیں۔ آپ نے تربیتی پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے جماعت کی مختلف تنظیموں کو اپنے فرائض سمجھنے کی تلقین کی ازاں بعد مکرم لطیف احمد صاحب شاہد مربی ضلع ساہیوال نے صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر ایک گھنٹہ تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ مسیح و مہدی کی آمد کی پیشگوئیوں کی کیا حیثیت ہے اور دجال سے کیا مراد ہے۔

دوسرا اجلاس بعد نماز مغرب و عشاء شروع ہوا۔ بعد تلاوت و نظم مکرم لطیف احمد صاحب مربی ضلع نے احترام خلافت و اطاعت پر تقریر کی اور بتایا کہ خلیفہ وقت ہماری ڈھال ہے۔ اس لئے ہم اس ڈھال ہی کی پناہ میں رہو تا زندگی پاؤ۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم گیانی واحد حسین نے دو گھنٹے تک اپنے مخصوص انداز میں پنجابی زبان میں خطاب فرمایا۔ آپ نے ایک تسلسل کے رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام حضور امام مہدی و مسیح کی آمد کی حقیقت ہمارے مخصوص عقائد کی برتری۔ احمدیوں کا بلند مقام مالی قربانیاں اسلامی معاشرہ کے پہلوؤں پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ آپ کی ایمان افروز تقریر سے مرد اور عورتوں نے برابر کا فائدہ اٹھایا۔ ازاں بعد صدر محترم چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ امیر جماعت ہائے احمدیہ نے جو کہ چک ہذا میں وقف عارضی کے سلسلہ میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی تحریکات کی طرف توجہ دلائی کہ ان تحریکات پر بڑھ چڑھ کر لبیک کہنا عین سعادت ہے رات ۱۱ بجے دوسرا اجلاس ختم ہوا۔

تیسرا اجلاس ۲۲ مارچ کی صبح کو نماز فجر کے بعد شروع ہوا۔ محترم مربی صاحب نے سورہ طٰہٰ سے ایک رکوع کا درس دیا۔ ازاں بعد مبارک احمد صاحب نے ختم نبوت پر ایک مضمون پڑھا۔ غلام رسول صاحب نے نظم پڑھی اور مکرم میاں محمد علی صاحب مسلم نے ہمارا پیغام کے موضوع پر تقریر کی۔ اور ۸ بجے صبح ہمارا اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ)

چک ۵ نمبر احمد آباد

مورخہ ۱۹ مارچ بوقت ۸ بجے شب زیر صدارت مکرم منیر احمد صاحب ونیس جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب نے کی۔ نظم مکرم محمد شریف صاحب کعبی اور مکرم شیخ بشیر احمد صاحب نے سنائی اس کے بعد مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے تقریر فرمائی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کی صداقت پر روشنی ڈالی۔ نیز حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریکات میں شمولیت کی احباب کو تلقین فرمائی۔ بالآخر جلسہ ۱۰ بجے شب دعا پر برخاست ہوا۔

سیکرٹری اصلاح و ارشاد

نصرت آباد اسٹیٹ

مورخہ ۲۰/۳/۶۸ بعد نماز عشاء خاکسار کی صدارت میں جماعت ہذا کا تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم چوہدری فضل احمد صاحب نے کی۔ نظم مقصود احمد صاحب نے پڑھی۔

بعدہٗ مکرم محمد اکبر صاحب افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع تھرپارکر نے ”جماعت احمدیہ اور ہماری ذمہ داریاں“ کے موضوع پر تربیتی تقریر فرمائی۔ جس میں نماز باجماعت جماعتی وقار کو برقرار رکھنے۔ تبلیغ کرنے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی جملہ تحریکات خصوصاً وقف عارضی کی طرف توجہ دلائی۔ دعا کے بعد یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(سید داؤد مظفر شاہ صدر جماعت)

نصیر آباد

مورخہ ۲۵ مارچ ۱۹۶۸ء بوقت ۸ بجے شب ایک تربیتی جلسہ زیر صدارت مکرم میاں بخش خان صاحب گرگیز پریذیڈنٹ جماعت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم عزیز عبدالکریم نے فرمائی۔ نظم عزیز ناصر احمد صاحب نے پڑھی۔ اس کے بعد مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے تقریر فرمائی اور احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ نیز احباب کو وقف عارضی میں شمولیت کی تلقین فرمائی۔ جلسہ بالآخر دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

انٹرمیڈیٹ کے امتحانات ۷ مئی کو شروع ہوں گے

لاہور ۱۷ اپریل۔ ثانوی تعلیمی بورڈ لاہور کے اعلان کے مطابق انٹرمیڈیٹ کے امتحانات ۷ مئی سے شروع ہوں گے اور ۸ جون تک جاری رہیں گے۔ سائنس کے پریکٹیکل ۲۸ مئی سے شروع ہوں گے امتحانات کے لئے پرائیویٹ امیدواروں کو رول نمبروں کی ترسیل شروع ہو گئی ہے اور ۲۳ اپریل تک تمام رول نمبر بھیج دیئے جائیں گے۔ اعلان کے مطابق انگریزی اور اردو کے لازمی مضامین کے امیدواروں کو دو گروپوں میں بانٹ دیا گیا ہے امیدواروں کے گروپ ان کے رول نمبروں کی سلپ پر درج ہوں گے۔ جس مضمون کے لئے کسی گروپ کی تخصیص نہ کی گئی ہو اس میں تمام امیدوار ایک ہی گروپ میں امتحان دیں گے۔

عرب خفیہ تنظیم ایک اہم فیصلہ کرنے والی ہے

دمشق ۱۸ اپریل فلسطینی حریت پسندوں کی خفیہ تنظیم الفتح نے پہلی بار اپنے رہنما کا اعلان کیا ہے۔ جب سے یہ تنظیم بنی تھی اس گوریلا لیڈر کو فرضی نام ابو عمر سے پکارا جاتا تھا۔ لیکن اب یہ بتایا گیا ہے کہ ان کا اصلی نام نصر عرافات ہے الفتح کی اعلیٰ کمان کے ایک اعلان میں جو دمشق میں جاری ہوا کہا گیا ہے کہ آئندہ سے نصر عرافات کو تنظیم کا سرکاری ترجمان تصور کیا جائے گا انہیں پورے اختیارات بھی حاصل ہیں اس کے علاوہ عوامی سطح پر وہ ہر جگہ الفتح کی نمائندگی کریں گے۔ باخبر ذرائع کا خیال ہے کہ اس اعلان کا مطلب یہ ہے کہ الفتح اب خفیہ تنظیم نہیں رہے گی۔ بلکہ اس کو سیاسی جماعت کی حیثیت حاصل ہو جائے گی۔ اور عرب ملک اس کو فلسطینی عربوں کی نمائندہ جماعت تصور کریں گے۔ نصر عرافات ان دنوں الجیریا کے صدر بومدین سے الجزائر میں گفت و شنید کر رہے ہیں۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ عنقریب الجزائر سے ایک اہم اعلان ہونے والا ہے۔

پاکستان کو خوشحال بنانے کے لئے انتھک جدوجہد کی ضرورت ہے

لاہور ۱۷ اپریل۔ مغربی پاکستان کے گورنر مسٹر محمد موسیٰ نے کہا ہے کہ مسلسل جدوجہد کے ذریعہ ہی پاکستان دنیا میں بلند مقام حاصل کر سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے زراعت اور صنعت کے میدان میں قابل ذکر ترقی کی ہے اور اسی کی وجہ سے ہمارے عوام کا معیار زندگی بہتر ہو گیا ہے۔ گورنر موسیٰ نے کہا کہ ملک مختلف میدانوں میں بھی تیزی سے ترقی کر رہا ہے لیکن یہ سب کچھ صرف اس لئے ہوا کہ ہم سب نے اس مقصد کے حصول کے لئے دن رات جدوجہد کی ہے گورنر موسیٰ نے کہا کہ ہمیں اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ مادی ترقی کے ساتھ اخلاقی اقدار کا تحفظ بھی ہمارا فرض ہے ورنہ یہ ساری ترقی بے معنے ہو کر رہ جائے گی۔

پاکستانی ماہی گیروں کو سخت اذیتیں دی گئیں

کراچی ۱۷ اپریل۔ بھارت کی قید سے رہا ہو کر کراچی پہنچنے والے پاکستانی ماہی گیروں نے بتایا ہے کہ پاکستانی علاقائی سمندر سے انہیں ناجائز طور پر انہیں گرفتار کرنے کے بعد بھارت کے فوجی حکام نے ان سے پاکستان کے دفاعی و فوجی انتظامات کی تفصیل معلوم کرنے کی کوشش اور انکار پر انہیں سخت اذیتیں دیں۔ انہیں اس مقصد کے لئے بھارتی بحریہ کے حکام نے تقریباً ایک ماہ تک غیر قانونی طور پر حراست میں رکھا اور روزانہ ان سے تشدد کے ساتھ پوچھ گچھ کی جاتی رہی

ہم نیک نیتی سے امن قائم کرنا چاہتے ہیں

ہونولولو ۱۷ اپریل۔ صدر جانسن نے بتایا ہے کہ شمالی ویت نام سے کہا گیا ہے کہ وہ ان مقامات کے بارے میں اپنا جواب بھیج دے جو ابتدائی بات چیت کے لئے امریکہ نے تجویز کئے ہیں انہوں نے کہا کہ ہنوئی ریڈیو نے امریکہ کے تجویز کردہ شہروں کے بارے میں اظہار خیال کیا ہے اور انہیں مسترد کر دیا ہے لیکن شمالی ویٹ نام کی حکومت نے سرکاری طور پر ہمیں اپنے ردعمل سے مطلع نہیں کیا۔

صدر جانسن نے دوبارہ اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ امن کے قیام کے لئے کوئی کوشش اٹھا نہ رکھیں گے اور ہر ممکن کوشش کریں گے کہ شمالی ویٹ نام سے تصفیہ ہو جائے انہوں نے اس الزام کو مسترد کر دیا کہ امریکہ بات چیت کے معاملہ میں مخلص نہیں ہے اور محض وقت گزاری کر رہا ہے۔

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ!

کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں یہ عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہو وہ فوری طور اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے۔"

احباب کرام سے التماس ہے کہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کی اہمیت اور افادیت کے پیش نظر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

ضروری اعلان

حلقہ وار نظام کے ماتحت تمام قاضیوں کی سہ سالہ تقرری دیگر عہدہ داران جماعت کی طرح یکم مئی ۱۹۶۸ء سے ہوگی۔ اس لئے تمام امراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان دنوں جو انتخاب عہدیداران ہو رہا ہے اس میں قاضیوں کا انتخاب بھی کرایا جائے۔ اس میں مندرجہ ذیل امور ملحوظ رکھے جائیں:۔

۱۔ ہر مقامی جماعت میں جس کے افراد پچاس سے زائد ہوں قاضی مقرر کیا جانا ضروری ہے مگر اس سے کم افراد والی جماعت میں بھی قاضی مقرر کرنا چاہیئے۔ قریب قریب کی چھوٹی چھوٹی جماعتوں کے لئے کسی ایک جماعت میں سے بھی موزوں قاضی کا نام منتخب کیا جا سکتا ہے

۲۔ قاضی کے سپرد کوئی انتظامی عہدہ نہ ہو مثلاً پریذیڈنٹ یا سیکرٹری امور عامہ کو قاضی منتخب نہ کیا جائے اور اگر عہدہ قضا کے لئے کوئی دوسرے دوست موزوں نہ مل سکتے ہوں تو اس صورت میں انتظامی عہدہ کے لئے کسی دوسرے دوست کا انتخاب کیا جائے

۳۔ جہاں تک ہو سکے ایک سے زائد دوستوں کا نام بطور قاضی منتخب کیا جائے تا ان میں سے کسی ایک کی منظوری حاصل کی جائے۔

۴۔ جن دوستوں کا نام بطور قاضی منتخب ہو ان کی علمی و دینی قابلیت کا بھی رپورٹ میں اندراج کیا جائے۔

۵۔ اس انتخاب کی رپورٹ محترم امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب دوسرے عہدیداران سے الگ براہ راست ناظم دارالقضاء کو بھجیں۔

۶۔ سابقہ مقرر شدہ قاضیوں کا نام بھی انتخاب میں پیش کیا جا سکتا ہے

۷۔ حسب ضرورت ایک سے زائد قاضیوں کو مقرر کرانا چاہیئے ہاں چھوٹی جماعتوں میں ایک ہی قاضی مناسب ہے

۸۔ قاضی کے لئے ایسے دوستوں کا انتخاب عمل میں لایا جانا چاہیئے جو دینی معلومات کے علاوہ معاملہ فہم اور اخلاق کے لحاظ سے اچھی شہرت رکھتے ہوں۔

۹۔ ۳۰ اپریل ۱۹۶۸ء تک انتخاب قاضی کی رپورٹ موصول ہو جانی چاہیئے تا ان کی تقرری کی منظوری کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت عالیہ میں عرض کیا جا سکے۔

(ناظم دارالقضاء)

مجلس خدام الاحمدیہ کی پندرھویں مرکزی تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ کی پندرھویں مرکزی تربیتی کلاس انشاء اللہ العزیز ۲۶ اپریل ۱۹۶۸ء بروز جمعۃ المبارک سے شروع ہو کر دس مئی ۱۹۶۸ء تک مرکز ربوہ میں جاری رہے گی۔

امسال حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ہر ایسی مجلس سے جس میں پانچ سے زیادہ خدام موجود ہوں کم از کم ایک نمائندہ ضرور آئے بڑی مجالس کو ہر پچاس خدام یا کسر پر کم از کم ایک نمائندہ ضرور بھجوانا چاہیئے۔ (اس سے زیادہ نمائندے بھجوانے کے لئے مرکز سے قبل از وقت اجازت لینا ہوگی)

اس کلاس کا نصاب حسب ذیل ہے:۔

۱۔ قرآن کریم - پہلا پارہ نصف اوّل مع ترجمہ و مختصر تفسیر
۲۔ حدیث - نبراس المومنین اور احادیث الاخلاق
۳۔ فقہ - عمومی تعارف اور ضروری فقہی مسائل
۴۔ کلام - جماعت احمدیہ کے عقائد۔ وفات مسیح از روئے قرآن و حدیث۔ اجرائے نبوت۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مشہور اعتراضات کے جوابات۔
۵۔ قواعد عربی - محاورہ عربی بول چال
۶۔ عیسائیت - عمومی تعارف اور اسلام کے عقائد کا ردّ
۷۔ مطالعہ کتب - کشتی نوح۔ ایک غلطی کا ازالہ۔ دعوۃ الامیر
۸۔ فرسٹ ایڈ - ابتدائی طبی امداد کا تعارف
۹۔ صنعت و حرفت - روزمرہ استعمال کی چند ضروری اشیاء کی تیاری
۱۰۔ ورزش - کھیلیں اور تفریحی پروگرام۔

علاوہ ازیں روزانہ رات کو مختلف علمی و تربیتی موضوعات پر علمائے سلسلہ کی تقاریر کا پروگرام ہوگا۔

کلاس میں شامل ہونے والے خدام کی رہائش اور طعام کا انتظام مرکز کے ذمہ ہوگا موسم کے مطابق بستر اپنی ضرورت کا مختصر سامان قلم یا پنسل۔ قرآن کریم اور دو کاپیاں خدام اپنے ساتھ لائیں گے۔ کلاس کے اختتام پر امتحان لیا جائے گا۔ نیز ورزشی مقابلے ہوں گے۔ اوّل و دوم آنے والے خدام کو انعامات دیئے جائیں گے۔

توقع کی جاتی ہے کہ کلاس کے افتتاحی اور اختتامی اجلاس سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ خطاب فرمائیں گے نیز کامیاب ہونے والے جملہ خدام کو شرف ملاقات سے نوازیں گے۔ جملہ قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ اس کلاس کے لئے حسب حالات ضرور اپنا نمائندہ بھجوائیں۔ نمائندہ ایسا ہونا چاہیئے جو اس کلاس سے صحیح رنگ میں استفادہ کرنے کی اہلیت رکھتا ہو اور واپس جا کر اپنی مجلس میں تعلیم و تربیت کا کام سرانجام دے سکے۔ بہتر ہوگا کہ ایسے خدام منتخب کئے جائیں جنہوں نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے

(ناظم تربیتی کلاس مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے نعم البدل!

عزیزم چوہدری ریاض احمد صاحب ساکنہ راولپنڈی کا بچہ بعمر چار ماہ کچھ دن بیمار رہ کر مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۶۸ء کو وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم بچہ مکرم صوبیدار عبدالمنان صاحب دہلوی کا نواسہ تھا۔ عزیز کا یہ دوسرا بچہ ہے جو اس طرح فوت ہوا ہے۔ قارئین کرام سے نعم البدل کے لئے خاص دعا کی درخواست ہے

(خاکسار بشیر احمد وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

دعائے مغفرت

مکرم محمد صدیق صاحب مالی تعلیم الاسلام کالج ربوہ کل مورخہ ۱۷ اپریل ۶۸ء کی شب کو جبکہ ان کی عمر ۵۰ سال تھی دل کی حرکت بند ہو جانے کی وجہ سے اچانک وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب ان کی مغفرت کے لئے دعا فرماویں (سردار محمد)

سوویت یونین کے وزیر اعظم کوسیگن راولپنڈی پہنچ گئے

صدر ایوب نے ہوائی اڈے پر خیر مقدم کیا

راولپنڈی ۱۸ اپریل۔ روس کے وزیر اعظم مسٹر الیکسی کوسیگن کل جب پانچ دن کے دورے پر راولپنڈی پہنچے تو ان کا پر جوش استقبال کیا گیا۔ صدر ایوب اپنے معزز مہمان کو خوش آمدید کہنے کے لئے کچھ دیر پہلے چکلالہ کے ہوائی اڈہ پر پہنچ گئے تھے۔

روسی وزیر اعظم کا طیارہ ٹھیک ۲ بج کر ۵ منٹ پر ہوائی اڈہ پر اترا اس کے ساتھ ہی پاک روس دوستی زندہ باد وزیر اعظم کوسیگن پائندہ باد کے نعروں سے فضا گونج اٹھی۔ مسٹر کوسیگن نے پاکستان میں اپنی آمد پر گہری مسرت کا اظہار کیا انہوں نے کہا کہ میں پاکستانیوں کے لئے روسی عوام کی نیک تمنائیں لایا ہوں یہ ملک میرے لئے نیا نہیں ہے میں صدر ایوب سے کئی بار مل چکا ہوں۔ اس لئے یہاں آ کر اجنبیت کا ذرا بھی احساس نہیں ہے۔

کشمیر کا تنازعہ پاکستان اور بھارت کے تعلقات میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے (صدر ایوب)

راولپنڈی ۱۸ اپریل۔ صدر محمد ایوب خان نے کہا ہے کہ دنیا میں پائیدار امن صرف اسی صورت میں قائم ہو سکتا ہے جبکہ چھوٹی قوموں کو طاقتور قوموں سے کوئی خطرہ لاحق نہ ہو۔ انہیں خود مختاری اور آزادی حاصل ہو کہ وہ اپنے عقیدوں اور اصولوں کے مطابق ترقی کے مدارج طے کر سکیں اور یہ مقصد صرف اسی صورت میں حاصل ہو سکتا ہے جب طاقتور قومیں رضاکارانہ طور پر اپنے اوپر کچھ پابندیاں عائد کر لیں۔

صدر نے پاکستان اور بھارت کے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ رن کچھ کے تنازعہ میں ٹربیونل کے فیصلہ کو دونوں فریقوں نے مایوسی کے اظہار کے باوجود قبول کر لیا ہے اور اس پر عمل کیا جا رہا ہے میں سمجھتا ہوں کہ جموں اور کشمیر کے تنازعہ کا بھی کوئی منصفانہ اور آبرومندانہ حل تلاش کیا جا سکتا ہے۔ تاکہ اس بنیادی جھگڑے کو ختم کیا جائے جو دونوں ملکوں کے درمیان اچھے تعلقات کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔

روسی زعماء سے مذاکرات شروع ہو گئے

راولپنڈی ۱۸ اپریل۔ روسی وزیر اعظم مسٹر الیکسی کوسیگن کے ہمراہ جو روسی حکام آئے ہیں انہوں نے یہاں پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد پاکستانی حکام سے بات چیت شروع کر دی۔ منصوبہ بندی کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین مسٹر ایم ایم احمد نے روس اور پاکستان کے درمیان اقتصادی تعاون کی کمیٹی کے فرسٹ ڈپٹی چیئرمین سے ملاقات کی۔

الٰہ آباد میں پھر فساد ہو گیا

نئی دہلی ۱۸ اپریل۔ بھارت کے صوبہ اتر پردیش کے شہر الٰہ آباد میں دوبارہ فرقہ وارانہ فسادات شروع ہو گئے ہیں۔ ہندو ہجوموں کی صورت میں مسلمان آبادیوں پر حملے کر رہے ہیں شہر میں بموں کے دھماکے ہو رہے ہیں۔ اور ہسپتال زخمیوں سے بھرے پڑے ہیں۔ سرکاری طور پر مرنے والوں کی تعداد ۲ بتائی گئی ہے لیکن دیگر اطلاعات کے مطابق کم از کم دس افراد ہلاک ہوئے ہیں۔

ایک سرکاری ترجمان نے بتایا کہ بموں کے تین دھماکے ہوئے ان میں ایک شخص ہلاک ہو گیا اور متعدد زخمی ہوئے۔ اس کے علاوہ خنجر زنی کی بہت سی وارداتیں ہوئیں جن میں ایک شخص ہلاک اور کچھ افراد زخمی ہوئے۔ ترجمان نے یہ نہیں بتایا کہ کتنے افراد زخمی ہوئے لیکن انہوں نے یہ اعتراف کیا کہ زخمیوں کی تعداد خاصی ہے

لاہور اور نارووال میں ہیضہ نہیں پھیلا

لاہور ۱۸ اپریل۔ ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز لاہور ریجن نے بعض اخبارات میں شائع ہونے والی اس خبر کی تردید کی ہے کہ نارووال اور لاہور میں ہیضہ کی وبا پھیل گئی ہے۔

لاہور ۱۸ اپریل۔ پاکستان ویسٹرن ریلوے کے وائس چیئرمین مسٹر ڈبلیو اے شیخ نے کل ریڈیو پاکستان پریس کانفرنس میں بتایا کہ لاہور اور خانیوال سیکشن میں آئندہ ستمبر تک ریل کو بجلی کے ذریعہ چلانے کا کام مکمل ہو جائے گا۔ اس سے ریلوں کی رفتار تیز ہو جائے گی۔